پاکستان میں بھیڑ بکریوں کی افزائش

ZTBL زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ

پاکستان میں بھیڑ بکریوں کی افزائش

تعارف:

بھیڑ اور بکریاں پالنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ بکریاں گوشت اور بھیڑ گوشت اور اون کے حصول کیلئے نہائیت مفید جانور ہے۔ جبکہ ان کی کھالیں لیدر انڈسٹری کیلئے قلیدی مقام رکھتی ہیں۔

پاکستان میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی خوردنی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اور زرعی ملک ہونے کے ناطے کاشتکار کی آمدنی میں اضافہ کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہم انکی اجزائش جدید خطوط پر کریں۔ پاکستان میں بھیڑ، بکریوں کی عمدہ نسلیں موجود ہیں۔ جو مختلف پہاڑی اور میدانی علاقوں کے موسم کی مناسبت سے موجود آب وہوا میں بخوبی نشوونما پانے کی اہلیت رکھتی ہیں۔

اقسام:

بکریوں میں بتیل، دائرہ دین پناہ، بربری، کاموری، دامانی اور ٹیڈی جب کہ بھیڑوں میں لوہی، تھلی، کچلی، بچی، کچھی، بلوچی، وزیرتی، برنائی، ہشت نگری، مچنی، تراہی اور ببرک پاکستان میں پائی جانے والی اقسام ہیں۔

باڑے کی تعمیر:

بھیڑ بکریوں کیلئے باڑہ ہمیشہ اونچی جگہ پر بنایا جائے تاکہ برسات میں بارش کا پانی باڑے میں جمع نہ ہوسکے۔ باڑے کا رخ شمالاً جنوباً رکھا جائے۔ کچے باڑے کی صورت میں دیواریں زمین سے دوفٹ اوپر تک پختہ ہوں۔ باڑے کے قریب سایہ دار درخت ہوں تو بہتر ہوگا تاکہ گرمی میں جانور سائے تلے آرام کرسکیں۔ ایک ٹیڈی بکری کے لئے 12 مربع فٹ اور بڑی بکری اور بھیڑ کے لئے 16 مربع فٹ چھتی ہوئی اور اس سے دوگنی جگہ صحن کے طور پر ہونی چاہیئے۔

جانوروں کا انتخاب:

بھیڑ، بکریاں صحت مند اور جوان خریدی جائیں۔ تین چار ماہ کی حاملہ بھیڑ، بکریاں پھرتیلہ مزاج، جسم گٹھا ہوا۔ دیکھنے میں خوبصورت اور حوانہ ہر قسم کی بیماری سے پاک ہوں۔ جڑواں پیدا شدہ ماں باپ میں جڑواں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ 25 بھیڑ/بکریوں کے لئے ایک بکرا یا مینڈھا کافی ہوتا ہے۔ بھیڑوں کی نسل کشی میں بکرا یا مینڈھا بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ صحت مند نر جانور صحت مند بچوں کی پیدائش کا ضامن ہوتا ہے۔ لہٰذا بکرا / مینڈھا سرکاری فارم سے خریدیں جہاں جانوروں کی پرورش جدید خطوط پر کیجاتی ہے۔

فارم پر لانے سے پہلے حفاظتی تدابیر:

نئی بھیڑ بکریوں کو فارم پر لانے سے پہلے باڑہ کی صفائی کروائی جائے۔ معمولی مقدار میں چونا بھی چھڑکا جائے۔ نئی خریدی گئی بھیڑ/بکریوں کو دس دن تک علیحدہ جگہ پر رکھ کر ان کا معائنہ سفارش کردہ ادویات اور حفاظتی ٹیکے لگوا کر فارم پر پہلے سے موجود بکریوں میں شامل کیا جائے۔

نسل کشی:

بھیڑ/بکریوں کا زمانہ حمل 146 سے 150 دن ہے۔ انہیں یکم جولائی سے 15 ستمبر تک نہیں ملانا چاہیئے۔ تاکہ شدید سردی کے موسم میں پیدا ہو کر بچے موت کا شکار نہ ہوں بکریوں کے ملاپ کا بہترین وقت مارچ اپریل یا اکتوبر نومبر ہے۔ اس طرح بچوں کی پیدائش معتدل موسم میں ہوگی۔ نومولود بچوں کو شدید سردی سے بچانا از حد ضروری ہے۔ بچوں میں شرح اموات بڑھنے کی بڑی وجہ سردی ہے۔

حاملہ بھیڑ، بکریوں کی دیکھ بھال:

حاملہ بھیڑ، بکریوں کی دیکھ بھال اور ان کی خوراک کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔ حمل کے آخری ایام میں خوراک کی کمی سے اسقاط حمل بھی ہوسکتا ہے۔ ان دنوں میں ان کو باقی ماندہ ریوڑ سے علیحدہ کر کے باڑوں میں رکھا جائے تاکہ آرام سے رہ سکیں اور اگر ونڈا دینا مقصود ہوتو علیحدہ آرام سے اپنا حصہ کھاسکیں۔ خوراک میں نمکیات خصوصاً کیلشیم، فاسفورس، کاپر اور آئیوڈین کی کمی کسی صورت میں نہیں ہونی چاہیے۔ دوسری باتوں کے علاوہ حاملہ بھیڑ، بکریوں کے حوانہ کی دیکھ بھال، دن میں کپڑے کا تھیلا چڑھانا اور ہر صورت میں حوانہ کو زخمی ہونے سے بچانا بہت ضروری ہے۔ حوانی زخمی ہونے کی صورت میں جانور دوسری بیماریوں کا آسانی سے شکار ہو جاتا ہے۔ نیز نومولود بچے ماں کا دودھ پینے سے محروم رہتے ہیں۔

زچگی کا عمل:

زچگی کے عمل کے لیے علیحدہ ڈربے جن کی لمبائی و چوڑائی ٹیڈی بکری کے لیے 4 مربع فٹ اور بڑی بکری اور بھیڑ کے لیے 6 مربع فٹ کا انتظام کرنا چاہیئے۔ بھیڑ/ بکری بیائے جانے کے بعد بچوں کو ناک، منہ اور آنکھیں سے جھلی وغیرہ صاف کر کے نتھنوں میں پھونک ماردیں اور آنتوں کو ناف سے ایک انچ کے فاصلے پر گرہ لگانے کے بعد قینچی سے کاٹ کر ٹنکچر آئیوڈین لگادیں۔ زچگی سے ایک آدھ دن پہلے حاملہ بھیڑ/ بکری کو علیحدہ جگہ پرالی وغیرہ بچھا کر رکھا جائے۔

زچگی کے بعد:

کچے باڑے کی صورت میں بچے دیواریں چاٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں لکڑی کے 2 فٹ اونچے کھونٹے زمین میں مختلف مقامات پر گاڑ کر نمک کے دواڑھائی کلوگرام وزنی ڈھیلوں میں سوراخ کر کے تار کے ذریعے کھونٹوں کے ساتھ زمین سے "6 انچ اونچائی پر لٹکا دیں۔ 15 دن تک بچے ماں کے ساتھ رہنے چاہئیں۔ تاکہ وہ آسانی سے دودھ پی سکیں۔

چھانٹی:

بیمار، لاغر، بانجھ، زیادہ عمر، حمل گرادینے والی جنسی مرض میں مبتلا، دیر سے جوان ہونے والی، بیاہنے کے 6 ماہ تک حاملہ نہ ہونے والی یا ہر بیاہنے پر ایک بچہ پیدا کرنے والی بھیڑ، بکریاں فروخت کر دینی چاہئیں۔

اسی طرح ایسا مینڈھا یا بکرا جسکی اولاد میں اچھی خوبیاں نہیں ریوڑ سے نکال دینا چاہیے۔ لاغر اور بیمار جانور ریوڑ میں بیماری پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔ لہٰذا انکی چھانٹی ضروری ہے۔

خوراک:

ایسے جھاڑی دار رقبے جو گائیوں اور بھینسوں کی چرائی کیلئے ناکارہ سمجھے جاتے ہیں۔ وہاں بھیڑ بکریوں کے ریوڑ آسانی سے پالے جاسکتے ہیں۔ بھیڑ بکریاں عام چارے مثلاً برسیم، جنتر، مکئی، باجرہ کے علاوہ گھاس پھوس درختوں کے پتے، کیکر کی پھلیاں کھا کر پیٹ بھر لیتی ہیں۔

چرائی اور سبز چارے کے علاوہ مینڈھوں اور بکریوں کو نسل کشی کے موسم میں اور بھیڑ بکریوں کو بچہ دینے سے پہلے اور دودھ دینے سے پہلے اور دودھ دینے کے دوران ونڈا کی فراہمی ضروری ہے۔

بچے 15 کلوگرام یا 120 دن کے ہو جائیں تو ماں کا دودھ بند کر دینا چاہیے۔ نمک پیاس میں اضافہ کرتا ہے۔ اور جانور پانی زیادہ پیتا ہے۔ جس سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ پہاڑی علاقوں کی چراہ گاہوں میں عام طور پر نمکیات کی کمی ہوتی ہے۔

ٹیڈی بکری کو روزانہ 5 کلوگرام اور بڑی بکری اور بھیڑ کو 8 کلوگرام اور پٹھوری کو 4 کلوگرام چارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ باڑے میں چند جگہوں پر نمک کے ڈھیلے رکھنے چاہئیں تا کہ جانور حسب ضرورت انھیں چاٹتے رہیں۔

بھیڑوں میں اون کی کترائی:

پاکستانی بھیڑوں کی اون موٹے ریشے والی ہے۔ جو قالین بانی کے کام آتی ہے۔ تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ اگر ان کی اون 6 ماہ کے وقفے سے سال میں دو مرتبہ کتری جائے تو جانوروں کی صحت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اور اون کی زیادہ مقدار حاصل ہوتی ہے۔

مارچ، اپریل اور ستمبر اکتوبر بھیڑوں کی اون کترنے کے بہترین موسم ہیں۔ اون آمدنی کا ایک اضافی ذریعہ ہے۔

حفاظتی ٹیکے:

جانوروں کو حفاظتی ٹیکے سال میں ایک بار ماہ فروری میں لگوائیں۔ نیز جانوروں کی صحت کے بارے میں مقامی سرکاری ہسپتال سے معلومات حاصل کیجا سکتی ہیں۔

عام بیماریاں اور ان کا تدارک:

بھیڑ بکریوں کی بیماریاں نہ صرف گوشت اور اون کی پیداوار اور معیار کو نقصان پہنچاتی ہیں۔؛ بلکہ شرح اموات میں اضافہ کا باعث بن کر معیشت پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ بھیڑ بکریوں میں عموماً تین قسم کی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔

1) متعدی امراض، 2) غیر متعدی امراض 3) کرمی امراض

1) متعدی امراض میں پھڑکی (انتھر کس) انیٹروٹا کیمیا (واہ) کنٹیجیس ایکتھیما (منہ پکنا)، پلیورو نمونیا، چیچک وغیرہ شامل ہیں۔

2) غیر متعدی امراض میں بدہضمی، درد قولنج، دست/پیچس، نمونیا، فٹ راٹ (پاؤں کا گلنا سڑنا)، اپھارہ شامل ہیں۔

3) کرمی بیماریوں میں بیرونی کرم، جگری کرم، پھیپھڑوں کے کرم ہیمانکوس اور کدو دانے شامل ہیں۔

کسی بھی بیماری کی صورت میں مقامی سرکاری ہسپتال سے رجوع کریں۔ حفاظتی ٹیکے وقت پر لگوائیں۔ تا کہ جانور بیماریوں سے محفوظ رہیں۔

بیچنے سے پہلے فربہ کرنا:

بیچنے سے دو ماہ پہلے ونڈا کا استعمال شروع کر دیں تا کہ جانور فربہ ہو جائے اور عیدالاضحیٰ کے نزدیک بیچیں تا کہ اچھی قیمت پر بک جائیں۔ ایک جانور کو 200 گرام ونڈا روزانہ دینا چاہیئے۔

سینئر وائس پریذیڈنٹ شعبہ ایگریکلچرل ٹیکنالوجی

فون نمبر 051-2840842, 2840848, 2842867

جاری کردہ:

شعبہ ایگریکلچرل ٹیکنالوجی

فنی وتکنیکی مشاورت: این اے آر سی آئل اینڈ سیڈ پروگرام اسلام آباد

زرعی ٹیکنالوجی اپنایئے

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ، ہیڈ آفس، پوسٹ بکس نمبر 1400، اسلام آباد

EVERNEWCONCEPTS